

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اور اللہ کی لعنت ہو ان کے لئے دنیا و آخرت

رسالہ متبرکہ

مسمیٰ بہ

نصیح ابوالرشید محمد عبدالعزیز

خلیب جامع مسجد اہل بیت

هَذَا يَدْعُو إِلَى الْإِسْلَامِ

من تصنیف عالم اجل فاضل بے بدل مولانا ذی عبدالغفار شاہ صاحب معسر بنگلوری  
میں بدلائل آیات شریفہ استدلال مقیرین و احادیث لطیفہ و لائیل الخیرات و  
اقوال مذاہب اربعہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور سرور دو جہان رسول الہی و حبان  
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء و شریفہ و امہات لطیفہ حضرت آدم  
و حوا علی نبیہا و علیہم السلام سے لیکر حضرت محمد اللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
تک سب کے سب مہذب و مسلمان تھے۔ اور یہی عقیدہ و مسلک جمہور علماء اہل سنت  
و الجماعت کا ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اس رسالہ میں معتزین کے کل سوالات  
بعینہ نقل کر کے جوابات خافیہ ہادہ قویہ دیے ہیں۔ اہل عقیدت و محبان رسول اکرم  
انہی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تحفہ ثابا ہے + ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ

مصنف کا۔ صوفی احمد دین آرمی پرنسپل ہسپتال لاہور

دیوان پرنٹنگ ورکس میں باہتمام بالودیوان سنگھ پرنٹرز طبع شد















کہ نہیں تھا۔ میرے آباء کرام میں مناجح بکرہ کناح اسلام تھا۔ یعنی میرے آباء کرام تمام مسلمان تھے۔  
 ان آیات سابقہ و امادیت لائحہ سے جیسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 تمام آباء کرام و اہلبات عظام آدم وحواء علیہم السلام سے عبداللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 تک مسلمان تھے اسی طرح یہی واضح و ثابت ہو گیا کہ زید و ابراہیم علیہ السلام کے باپ نہیں تھے  
 بلکہ چچا تھے ان کے آپ کا نام تارغ تھا۔ تارغ و موسیٰ و ذوقی تھے۔ اور قرآن شریف میں جو آیتیں  
 اذکر کیا ہے۔ اب سے مراد مجازاً چچا ہے۔ عرب کی عادت ہے کہ چچا کو باپ کہیں  
 اور چچا کی بیٹی کو باپ کے برابر کہتے ہیں۔ قرآن شریف و امادیت طہرہ میں اس کی بہت جگہیں  
 ملتی ہیں۔ چنانچہ ایک مثال دیکھائی ہے۔ جو قرآن شریف کی سورہ بقرہ میں اولاد یعقوب سے  
 حکایت ہے جو اپنے والد کو خطاب کر کے کہتے تھے۔ قالوا انشدوا لہذا کہ انہ انباؤنا  
 انہوا علیہم حل لا تخن الا نذر یعقوب تھے۔ وہ مہارت کر گئے۔ ہم نیز سے خدا  
 کی اور نیز سے بایں کے خدا کی جو ابراہیم و اسمعیل و اسحق ہیں۔ ملائکہ اسمعیل علیہ السلام یعقوب  
 علیہ السلام کے چچا تھے۔ ان کو مجازاً اب کہا گیا۔ اس آیت کے ذیل میں امام فخر الدین رازی  
 تفسیر کے فقرہ الاول میں فرماتے ہیں۔ بل الجواب انہ قال اللہ اطلق لفظ الاب علی الجود  
 و علی العم و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام فی العباس ہذا بقیۃ ابائی و قال رد و اعنی ابائی  
 قد لک علی اللہ ذکر لا علی سبیل الجواز یعنی مجازاً عرب میں اب کا اطلاق چچا اور دادا پر  
 ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے۔ یہ میرے باپ ہیں۔  
 اور فرات بن حجر و میرے پر باپ کو یعنی چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تفسیر ہارک میں ہے  
 فجعل اسمہ من جملۃ اہلہ و هو عم لان العزب قال علیہ الصلوٰۃ فی العباس ہذا بقیۃ ابائی  
 اس کا ترجمہ اور گذر تفسیر علیہ السلام میں ہے۔ عبد اسمعیل من آباء تعلیب اسمان اور یہ تفسیر  
 اور تفسیر السعدی میں ہے۔ و عبد اسمعیل من اہلہ تعلیب الذاب و لہذا لفظ عم علیہ الصلوٰۃ  
 و السلام و عبد الذاب من اہلہ تعلیب الذاب و لہذا لفظ عم علیہ الصلوٰۃ  
 تفسیر رضوی میں ہے۔ و عبد اسمعیل من اہلہ تعلیب الذاب و لہذا لفظ عم علیہ الصلوٰۃ  
 و السلام و لہذا لفظ عم علیہ الصلوٰۃ و لہذا لفظ عم علیہ الصلوٰۃ و لہذا لفظ عم علیہ الصلوٰۃ

تفسیر حینی میں ہے۔ وائیل رک کہ عم ابوہم پدرخواندہ۔ نیز کہ عرب علم را اب گویند و حضرت  
 او برابر پدر چا آرند و ابی نظر بر اتحاد اصل است ان تمام عبارتوں کا ترجمہ مثل او پر کے ہے  
 حکیمانے اسی پر کلابیہ ستر کو حمل فرمایا پس یہ دو آیات سابقہ و احادیث الاحقیقہ کے  
 ہیں کہ تفسیر کے انجوزہ الرابع میں ہے۔ ابو حیدر الرازی عن والدہ ابو اہم علیہ السلام کہ ان  
 تاریخ و لغز زبان عمائدہ و احمد قد سئل علیہ اسمہ و الاب کما علی اللہ تعالیٰ من اولاد  
 یعقوب انتم قالوا نعبد اللہ والدہ ابائکم ابو اہم و ابو حلیل و امحاق و امحاق  
 و امحلیل کان عمائدہ یعقوب و قد اطلقوا علیہ لفظ الاب فلکن اہمنا یعنی جو تھی اس پر  
 کہ ابو اہم علیہ السلام کے باب تاریخ اہم ان کے چچا آزر تھے۔ اور چچا کو قرآن شریف میں اسم  
 اب الملاق کیا گیا ہے۔ یہ کہ حکایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اولاد یعقوب سے کہ کہتے  
 وہ عبادت کرتے ہیں پھر خدا کی اور تیرے باپوں کے خدا کی جو ابو اہم و امحلیل و امحاق  
 علیہم السلام تھے۔ اور اتفاق ہے۔ اس پر کہ امحلیل علیہ السلام چچا تھے یعقوب علیہ السلام  
 کے پس انہوں نے اب الملاق کیا پس ایسا ہے کلابیہ ستر کو حمل کرنا چاہیے۔ ایسا ہی  
 لکھا ہے امام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے مسائل الحفاظ والدی المصطفیٰ میں اور دیگر  
 اپنے رسائل خمس میں اور علامہ ابن حجر مکی نے الفہرست القراء ام القری میں ایسا ہی لکھا  
 ہے۔ تفسیر ابن السکیت و دیگر تفاسیر معتبرہ میں ایسا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما اور مجاہد اور ابن جریر سے تصریح مروی ہے اور اہل توارخ کا بھی اس  
 پر اتفاق ہے۔ یہ کہ لفظ آزر کی تشریح میں منتخب اللغات شامیہ میں ہے۔ و ظاہر  
 قرآن و روایت میں کہ نام ابو اہم علیہ السلام است و اہل توارخ صحیح گویند کہ آزر عم ابو اہم  
 علیہ السلام است و نام پدرش تاریخ است و عرب بسیار است کہ پدر را گویند و احتمال دارد  
 کہ اب و قرآن میں عم باشد بنا برین اس قول اہل توارخ مخالف فیہ کہ کتاب نیست مختصر  
 مطلب یہ کہ آزر ابو اہم علیہ السلام کے چچا تھے۔ اور ان کے باب کا نام تاریخ تھا۔ اور  
 غیاث اللغات میں ہے۔ و اہل تاریخ گویند کہ نام عم ایشان است و اکثر اہل عرب علم  
 را نیز پدر گویند لهذا مخالفت قرآن نیست از منتخب و کشف و مدار اس کا ترجمہ او پر کے اور







سردی ہے۔ انس بن مالک سے کہے وہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ہوں۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم یوں ہی کہیں پشت تک نسب تا محمد مبارک بیان کر کے فرمایا کہ یہی لوگ و گروہ مذہب ہوتے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر کر دیا میں پہلے کیا تو میں اپنی ماں آپ سے ایسا پہچانوں کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ آئی اور میں غالباً اس کا ح سے پیدا ہوا آدم علیہ السلام سے لیکر اپنے والدین تک تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آبا سے بہتر ہیں۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور ابویہ اور ابن عساکر نے الحاصل الفاظ مختلف سے احادیث کثیرہ اس بار سے ہیں بخلاف تعلیل جمال پر اکتفا ہوں۔ ہر ایک تفصیل چنانچہ جو چھٹی حدیث صحیح مسلم جلد دوم کے کتاب الفضائل میں اور ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف میں پانچویں حدیث ترمذی میں عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مطلب سے پچھتوں حدیث حاکم کی روایت ابن عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ساتویں حدیث ابوالقاسم حمز بن یوسف سے آٹھویں حدیث ابن عساکر سے دسویں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نویں حدیث مالک النعمان مولانا عبد العلی حنفی شرح اسماء اصحاب بدر میں امام ابن حجر عسقلانی سے لاکھ ہیں۔ دسویں حدیث قاضی عیاض مالکی کی روایت علی کریم اللہ و جو گیارہویں حدیث ابن ابی العزیز بغدادی کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بارہویں حدیث ابن عساکر کی طریق ثانی سے تیرہویں حدیث ابن عساکر کی چودھویں حدیث طبرانی کی طریق ثانی سے پندرہویں حدیث ابویہ کی طریق ثانی سے اور دلائل الجہانت کے جو تھے حرب میں یوم انہیں کے یہ ورد و شریف ہے اللہ عزوجل علی محمد و آلہ وسلم اکام لا ف التباہیم بالغدالی والا نصابا منہ عورت سورۃ الاحزاب ایت الحشر من اصحاب الذراریہ والبطون الذراریہ اما حنفی من مضاف علیہ ایت من اصحاب الذراریہ من الذین یحضرین بیت النبیین من الجزیرۃ و من غیرہا من اصحاب الذراریہ من حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے میں جو برگزیدہ کیا اور بھائیوں کو خدا نے پاک صلیوں اور پاک محلوں کو مطلب یہ کہ آپ آدم و حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام سے لیکر اپنے ماں باپ تک اصحاب علیہ اور

ارحام طاہرہ سے تشریف لائے تو لازم ہوا کہ آپ کے والدین سے حضرت آدم و حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام تک سب مومن و مسلمان تھے۔ پس دلائل الجہانت جو ملک عرب و عجم میں معتبر اور مشہور ترین کتاب ہے۔ جب اس میں صاف اس مسئلہ کی تشریح ہو تو بھروسہ کو گنجائش کہاں۔

## فصل تفسیری اقوال فقہ میں

شیخ عبدالحق دہلوی حنفی شیعۃ المعانی ترجمہ مشکوٰۃ کے جلد اول میں فرماتے ہیں۔ پس تحقیق اثبات کردہ و احادیث اسلام والدین بلکہ تمام آباء و اہل بیت علیہم السلام تا آدم علیہ السلام یعنی علیہ السلام تک سب مومن و مسلمان والدین بلکہ تمام آباء و اہل بیت علیہم السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے آدم علیہ السلام تک ایسا ہی کہے ہیں۔ شیخ مذکور مدارج النبوة اور شرح سفر السعادت و دیگر کتب میں اور دوسری شیخ ترجمہ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ و علیہ السلام خیر و ہر شیخ جلال الدین سیوطی را کہ دوسری اب رسائل تصنیف کردہ انداز اودہ و اجاد و نموداریں مدعا را طاہر و باہر گردانیدہ است و حاشا لہ کہ ابی نور پاک را در جائے قلمانی پیدا ہو نہند و در عصر صلت آن حضرت مخزی و مخذول گردانند یعنی اللہ تعالیٰ نے حجاز سے خیر دیو کے شیخ جلال الدین سیوطی کو جو اسلام آبا و اہل بیت میں متعدد رسائل لکھے ہیں اس مدعا کو ظاہر کر کے تمام اس کا فائدہ ظاہر کئے ہیں۔ اللہ کی بناء کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کو تاریکی کی کفر کے رکھیں اور آخرت میں ان کی رسوائی کریں۔ اور علامہ سید محمد الہی الخی الدینی غامض اسلام آبا و اہل بیت میں ایک رسالہ مدلل لکھے ہیں اور علامہ شہاب الدین ابن حجر مکی اسلامی آبا و اہل بیت میں ایک رسالہ فارسی لکھے ہیں۔ اور قاضی مولوی ارتقا علی خاں صاحب حنفی اسلام آبا و اہل بیت میں ایک فارسی رسالہ لکھے ہیں۔ جو تنبیہ الغفل فی اسلام آبا و اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس اسی طرح معنی ہیں جو ہر عالم جیسے امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح المواہب اور علامہ حسین بن محمد و زبیری صاحب الخمیس فی احوال نفس نفیس اور امام شہاب الدین محمد عسقلانی اور علامہ نورالحق دہلوی

۱۔ باب دیارہ قمر ص ۵۷۵ ۲۔ طبرانی معجم ص ۱۱۳ ۳۔ ترمذی معجم ص ۲۶۹ ۴۔ تاریخ نبوی ص ۱۱۳







[illegible]

پندرہ برسوں کی صورت میں آدوم علیہ السلام کی خواہش پر بہشت سے لایا اور کہا کہ اس نابوت سیکھو  
 میں اس عہد نامہ کو رکھیں۔ تاہنا عجل یطین تمہارے فرزندوں کو یہ عہد نامہ یادداشت ہے۔  
 ترقی و تکوین میں ہے۔ کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ آدوم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے  
 عرض کی کہ میری اولاد کو دکھلاؤ آدوم علیہ السلام کی بہشت سے ذریات ملے تمام بنی  
 آدوم علیہ السلام کے اور ہر ایک کی چشمیں روشنی تھی۔ اور انبیاء و کرام کی آنکھ میں زیادہ روشنی  
 تھی آدوم نے انبیاء میں ایک نبی کی روشنی پسند کر کے کہا یہ کون ہیں۔ حق نے کہا کہ یہ  
 تمہارے فرزند داؤد ہیں۔ آدوم علیہ السلام نے کہا ان کی کیا عمر ہے۔ جواب آیا ساٹھ سال  
 آدوم علیہ السلام نے کہا اسے خداوند میری عمر سے انکو چالیس میں نے ریا جب وقت طلوع  
 سے آدوم علیہ السلام کے چالیس سال بیشتر عزرائیل واسطے قبض روح کے نزدیک آدوم  
 علیہ السلام کے آئے آدوم علیہ السلام نے کہا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں۔  
 عزرائیل نے کہا آپ نے داؤد کو دعا کر دی ہے۔ آدوم علیہ السلام نے فراموشی سے  
 انکار کر دیا معاف میں ہے۔ کہ آدوم علیہ السلام کی عمر ستر سال مقرر تھی جب اسکے  
 چالیس سال بیشتر عزرائیل آئے اور آدوم علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ اللہ سے خطاب آیا  
 کہ اے عزرائیل آدوم علیہ السلام کو بھی چالیس سال توقف کر اور میں نے داؤد کی عمر ستر  
 سو سال مقرر کر دی ہیں آدوم علیہ السلام نے وقت انتقال شیت کو وصیت کی کہ تو  
 اسلام میں قائم رہنا اور اس نور محمدی کو صلاح اسلام سے فاضل کرنا پھر آدوم علیہ السلام نے  
 شیت کو نابوت سیکھنا حوالے کیا پھر شیت نے نو سو بار کی عمر میں انتقال کیا  
 وقت انتقال اپنے فرزند انوش کو یہی وصیت کی اور نابوت سیکھنا دیا پھر انوش نے  
 نو سو پچاس سال کی عمر میں انتقال کیا اور وقت انتقال اپنے فرزند قینان کو یہی وصیت کی اور  
 قینان نے سو سال کی عمر میں انتقال کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند ہلاہیل کو کی اور ہلاہیل  
 نے آٹھ سو پچانوے کی عمر میں انتقال کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند ہاروہلجد کو کی  
 اور ہاروہلجد نے نو سو بائیس کی عمر میں انتقال کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند اورہل کو کی اور  
 اورہل نے خردگی میں اپنے ہاروہلجد آدوم علیہ السلام کو دیکھا اور تین سو پچانوے سال کی عمر







ان تصاویر خلفاء و ارباب کے اصحاب کرام کی صورتیں مرقوم تھیں ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا ہو رہے تھے بعد اس کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تیرے میں جلو کرے۔ تم اور تمام میری اولاد اسلام پر قائم رہنا اور اپنی اولاد کو اسلام پر قائم رہنے۔ اور تقویٰ و پیر گزاری اختیار کرنے کی وصیت کرتا اور پھر اسماعیل علیہ السلام عہد و میثاق لئے اور فرمایا تمہاری اولاد سے باعث ایجاد کائنات خضر جو دولت شفیق الذین خاتم النبیین سردار عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے اس لئے تم اس نور محمدی کو اصلا ب طیبہ سے ازحام طاہرہ میں نکاح اسلام سے منتقل کرنا بعد اس عہد کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تالوت سیکھ سپرد کیا یہ معتبر روایت تواریخ کے کتب مشہورہ مانند معارج النبوة وغیرہ کے کچھ تغیر الفاظ سے مذکور ہے۔ فائدہ تصویر کا استعمال پیشتر کے ائمہ مانعہ میں جائز تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں شروع ہو گیا۔ اس لئے اس کا استعمال شریعت محمدی میں ناجائز اور حرام سمجھے۔ اور اسماعیل علیہ السلام کے فرزند قیدار مسلمان تھے۔ کتب سیر مثل معارج وغیرہ میں لکھا ہے کہ اسماعیل علیہ السلام اپنے فرزند قیدار کو وصیت کئے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تیری پیشانی میں جلو کرے اور اہم کو عہد آدم علیہ السلام سے سلسلہ بسلسلہ پہونچا ہے کہ نہ دیکھیں اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مگر ازحام طاہرہ میں اس لئے تو رنا اور کفر سے پرہیز کرنا حضرت قیدار کا قصہ کتب معتبرہ سیر مثل معارج

الحارثی ہے۔ تصویر بنانا یا بنوانا ہر حال حرام ہے۔ مظاہر حق جلد دوم صفحہ ۵۱ میں ہے علامہ نے کہا تصویر کئی حرام ہے۔ اور مثلاً تاس کا واجب اور اس کے رد میں وہ تصاویر جو تصویر خواہ دستی ہو یا عکسی ایک ہی حکم ہے۔ جس کپڑے پر چانداری تصویر ہو اسے پہن کر تازیانہ کر دینا بھی ہے۔ نداد کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہنا ناجائز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جس طرح کتا ہوتا تصویر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے یا کھلی چھوٹی تصویر یا جو تزیین کے ساتھ ہو یا سر پر پردہ ہو اس سے مشتت ہے۔ محمدی اور کش تصویر کا کہنا ازحام طاہرہ اور کسی غازی یا خشک کی تصویر بھی ناجائز ہے۔ مگر وہ اس کے خلاف ہے۔ عام اس کے لئے میری پہلی ہوتی ہے اور لوگ اس میں

دیکھیں میں مشہور ہے مختصر یہ کہ قیدار اکثر شکار کرتے کیلئے جنگل میں جایا کرتے تھے قوم میں کی خوبصورت عورت انسان کی شکل میں اگر ظاہر ہوتے اور شخص ہائے بادشاہانہ آپ سے پیش کش کرتے اور کہتے ہم بادشاہ کی لڑکیاں ہیں ہم کو قبول کر جب یہ ان سے کلام کرنے کی خوشی کرتے ہر طرف سے ندا آتی اسے قیدار تو دیکھ لیں اسماعیل علیہ السلام ہے۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تیری پیشانی میں جلو کرے۔ مسرت رکھو اس کو تو مگر رحم طلال میں قصہ ساقی بنی اسماعیل علیہ السلام سے جو عورت مسلمان کن عرب ہواس کو نکاح کر آخر حاضرہ دختر ملک بنی جرہم کو جو مسلمہ تھی۔ قیدار نے نکاح کیا جس سے ایک لڑکا حمل نام پیدا ہوا اور وہ تالوت سیکھ حضرت قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھا۔ ہاتھ غیبی لکھا کی جانب سے قیدار کو یہ ندا کی کہ اسے قیدار تمہارے دادا ابراہیم علیہ السلام کے دو نشانیاں ایک تالوت سیکھ دوسرا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ہی پاس ہے۔ میں نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیا جو صلیا عن صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک منتقل ہوتا رہے گا۔ تم کو کافی ہے۔ اس لئے تم تمہارے براہ و عزاد یعقوب العروفت ہر اسرائیل بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام کو تالوت سیکھ سپرد کر دتا تمہارے جد کی نشانی ان کے پاس رہے۔ اور تم عہد نامہ کو جو تالوت سیکھ میں ہے۔ اٹھا کے اپنے پاس رکھو اور اپنی اولاد کو صلیا عن صاحب دے تے آؤ تاکہ اس عہد نامہ کے موافق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح اسلام سے منتقل کرو جب قیدار نے ہاتھ سے تالوت سیکھ سے عہد نامہ کو اٹھا لیا اور مکہ سے کنعان ملک شام کو معہ تالوت آئے اور کنعان کے قریب پہونچے پس تالوت سیکھ سے آواز مہیب نکلا کہ یعقوب علیہ السلام معہ فرزندوں کے سنے اور یعقوب علیہ السلام اولاد کو کہے کہ اسے فرزند و میرا تاراجائی قیدار بن اسماعیل علیہ السلام معہ تالوت سیکھ آتا ہے۔ اس کی تعظیم کو اٹھو اور استقبال کرو پھر قیدار اور یعقوب علیہ السلام نے بعد سلام طیب



کے معافہ کئے ہیں قیدار نے تابوت سکینہ کو یعقوب علیہ السلام کے سپرد کیا  
 کا ہوا کہ وہی کتب التواریخ کا معارج وغیرہ و تابوت سکینہ اولاد یعقوب علیہ السلام  
 جو بنی اسرائیل میں باطن من بطن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچا حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام نے اس میں اپنی تعلیم اور عمارت کئے اور ہارون علیہ السلام نے اپنا  
 دستا مبارک رکھے پھر اس کو متغفل کیا اس کا مفصل قصہ کتب تواریخ اور سوانح  
 بقرہ میں تحت آیت ان یا ذلک التابوت ذیہ سمیکنہ من ربکم وبقیۃ مہم  
 ال موسیٰ وال ہارون تملک الملکۃ آایۃ کی تفسیر میں ہے۔ بعد اس کے قیدار  
 ملک مدظلمہ میں آیا ہے وفات اپنے فرزند نمل کو وصیت کی کہ تو اسلام پر قائم رہنا  
 اور دینی صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے میں جلوہ گری اس کی احترام کر اور مدت و کھ اس  
 کو مگر جم طلال مجارح اسلام سے الحاصل ابراہیم علیہ السلام سے سرور و جہان صلی  
 اللہ علیہ وسلم تک حضور کے آباء کرام سجد و مسلم تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ  
 بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب  
 بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر  
 بن نزار بن معد بن عدنان بن ادریس بن شمع بن یسوع بن سلیمان بن عمل بن  
 قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم ان احادیث سابقہ سے عموماً معلوم ہو گیا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد ابراہیم تک ابراہیم سے آدم علیہ السلام تک سب  
 مسلمین سے تھے ان میں سے بعض اجداد کے مسلمان ہونے کی تصریح احادیث  
 شریفہ میں وارد ہے۔ روایت ہے۔ ابن حبیب سے فرمایا ابن عباس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما نے عدنان اور معد اور بیہ اور مضر اور خزیمہ مسلمین سے تھے  
 پس نکی سے ان کو یاد کرو۔ اور امام سہیل روضۃ الانعت میں مروی ہے۔  
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الیاس کو من تھے۔ اور اباس فرماتے تھے  
 کہ میں اپنے صلب میں سنا ہوں۔ نلبیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور  
 روایت ہے۔ ابن سعد سے کہ کعب بن لؤی نے اپنی اولاد کو جمع کر کے

تخلیہ پر مجا۔ اور کہا ہمارے باپ و اولاد تمام مسلمان تھے۔ اور کفر و شرک سے ہم سبیز کرتے  
 تھے تم بھی اپنا حاتمہ دین اسلام پر کرو۔ اور میری اولاد سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے۔ تم ان کی تابعداری کرو اگر میں اس وقت تک زندہ رہوں۔  
 تو ان کی تابعداری اور مددگاری اور لکھ کر من کا کہا امام جلال الدین سیوطی نے ساکب الحنفی  
 والدی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فضیلت بھن التقدریران اجدادہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم میں ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کی کعب بن لؤی و ولدہ مودہ منصور میں علی ایمان ظلم  
 و لہ مختلف فیہم افندان یعنی میں ثابت ہوا اس تقریر سے کہ اجداد رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ابراہیم علیہ السلام سے کعب بن لؤی اور اس کے فرزند  
 تک یقیناً مسلمان تھے۔ اور وہ شخص بھی اس قول میں اختلاف نہیں کئے۔ اور باقی  
 رہا کلام کلاب اور قصی اور عبد مناف اور ہاشم اور عبد المطلب اور عبد اللہ والد  
 اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے اسلام کا ثبوت احادیث اجمالیہ مابقی سے  
 واضح و ثابت ہے۔ و نیز وائل علامہ جو حق میں ذیل فترت کہیں۔ کافی دوائی ہے۔ اور  
 اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء کرام کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام  
 تک جو طریق ثانی سے ہے۔ اس کا کجمل بیان ہو ہے کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما  
 السلام جب حکم خدا سے کعبۃ اللہ شریف بنا کئے دونوں ملک و عاکے وہ تینوں دعا مقبول  
 باری ہوئی جیسا کہ سورہ بقرہ میں ہے۔ ربنا اجعلنا مسلمین احک و من خیر قیامۃ  
 مسلمۃ لک و ادنا مسلمۃ و نب علینا انک انت الثواب الرحیم ربنا و احدث  
 فیہم رسولاً منہم یبلا علیہم لئیک و یعلیہم الکتب و انک کنز و یرکبہم  
 انک انت العزیز الحکیم۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے کریم کو وسیع و لطف  
 تیرے اور اولاد ہمارے سے ایک جماعت مومنوں کی واسطے تیرے بنا اور دکھا  
 ہم کو طرح عبادت کی اور پھر اوپر ہمارے تحقیق تو ہے پھر آنیوالا مہربان اے  
 رب ہمارے کج صحیح ان کے ایک پیغمبر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان جماعت  
 مسلمہ سے ہم و دکی اولاد ہوں۔ جو پر ہے۔ اور یہ ان کے آئیں تیری اور سکھا ہے



ان کو کتاب اور حکمت اور پاک کیسے ہیں تو تحقیق تو ہے غالب حکمت والا امام محمد  
الدین رازی اپنے تفسیر کبیر کے الجبر والادل میں ربنا وابتعث فیہم ای فی الامۃ المسلمین  
رسولاً منہم رای محمد علی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ایک سوال مقدر کے  
جواب میں فرماتے ہیں اللہ لم یزل فی ذرئیتہما من یعبد اللہ وحده ولا  
یشرك بہ شیعاً وادامہ تزل السمل من ذرئۃ ابراہیم وقد کان فی الیہ اہل  
ذریۃ لکن حمزہ بن نفیل و قیس بن ساعدۃ و یقال عبد المطلب بن ہاشم جد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عامر بن الظرب کافر اعلیٰ دین الاسلام  
یقر بان بالابداع و الاعادة و الثواب و العقاب و یجدون اللہ تعالیٰ و لا  
بالکون الیئمۃ و لا یجدون الا صنام۔ اس کا ترجمہ بطور خلاصہ کے یہ ہے۔  
کہ حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے ملکہ دعائی کہ ہم دونوں کی اولاد سے  
ایک جماعت مسلمانوں کی بنا اور ان جماعت مسلمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
روانہ کر تو اس دعا کے موافق خداوند عالم نے ان دونوں کی اولاد سے جو زمین میں تھے  
اور خدا واحد کی عبادت کرتے تھے۔ اور مشرک نہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو روانہ کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد ام عبد اللہ سے اسمعیل  
علیہ السلام تک مومن مسلمان تھے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحاق اور یعقوب  
علیہما السلام سے دیگر انہما بنی اسرائیل ہوئے۔ حالانکہ ایام جاہلیت میں بنی اسرائیل  
نفیل اور قیس بن ساعدہ اور عبد المطلب بن ہاشم داوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اور عامر بن الظرب تھے مگر دین اسلام پر قائم تھے۔ قبروں سے اٹھنے کا اور  
قیامت کا اور ثواب اور عذاب کا اقرار کرتے تھے۔ اور خدا واحد کو ایک جانتے  
تھے اور نہیں کھاتے تھے۔ مزدار کو اور نہیں عبادت کرتے تھے۔ متوں کی انکھانہ  
والستہ امام فخر الدین رازی نے اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء  
کرام اسمعیل علیہ السلام تک مومن ہونا ثابت کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ۔ مدارج  
النبوۃ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نسب نامہ عدنان تک جو اکیس

پشت ہیں۔ فرمایا اور یہاں سلسلہ نفا یا اس سے کہ اکیس تک برابر اتفاق ہے۔ اور  
اور عدنان سے اسمعیل علیہ السلام تک اور اسمعیل علیہ السلام سے آدم علیہ السلام  
تک اختلاف ہے۔ اور نام حضرت عبد المطلب کا شیبہ ہے۔ جبکہ تھی ان سے  
پوشاک کی اور نور محمدی ان کی پیشانی میں مانند آفتاب کے چمکتا تھا۔ اور جب اہل  
عرب کو کوئی حادثہ سخت پیش آتا یا برسات نہ ہوتا۔ تو عبد المطلب کو کوہ ظہیر پر سے  
جاتے اور ان کے وسیلہ سے دعا کرتے فوراً ان کو اس حادثہ سے خلاصی  
پہنچتی اور برسات سے شربت ہونے جبکہ وہ نور عبد اللہ والہ محمد کی پیشانی میں جلوہ  
آگروا سکے گرامات و خرق عادات حضرت عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتے  
یہاں تک کہ سرور کائنات حضور مہر وجود امت صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں آئے۔  
فائدہ کتاب انس الجلیل بتاریخ القدر و الخلیل میں ہے کہ آدم علیہ السلام  
جو جنت سے زمین پر آئے وہاں سے طوفان نوح تک دو ہزار دو سو بیالیس  
سال گزرے تھے طوفان نوح علیہ السلام سے ابراہیم علیہ السلام تک  
وفات تک ایک ہزار اسی سال ہوئے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام  
کی وفات سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک دو ہزار آٹھ سے  
ترانوے سال گزرے تھے۔ پس یہو ط آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم کی ہجرت تک چھ ہزار دو سو سال گزرے تھے۔ اب بوقت تحریر کچھ ہزار تین  
سو پندرہ تھے۔ یہو ط آدم علیہ السلام سے اب تک سات ہزار پانچ سو سال  
گزرے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ قرآن شریف کی آیت کہ ما کان النبی والدین امنوا ان  
یسعۃ فخر و المشرکین الملعونین ہے۔ والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ آیت ابو طالب کے حق میں وارد ہے۔ نہ والدین  
کے حق میں جبکہ امام بخاری کتاب التفسیر میں لکھتے ہیں۔ ایسا ہی تفسیر دارکے  
جلالین والی السعد و حسینی وغیرہ تفسیر میں وہ جو تفسیر بیان کی کے سورہ بقرہ  
میں سورۃ التفسیر عن ابی الجحجیح کی تفسیر میں ہے۔ و قد نزل فیہ و جہنم  
لکھتے ہیں وقت نزول کافی میں مذکور ہے۔ تو گویا یہاں سال گزرے ہیں۔



لَا تُسَلُّ عَلَى رَأْسِهِ نَحْيٌ فَلَمْ يَسْلُ عَلَيْهِ لِقَنُوءٍ وَالتَّسْلَامُ عَنْ السَّوَالِ حَالِ الْبَرَاءَةِ  
 یعنی اصلی قرأت لَا تُسَلُّ ہے۔ تاغ اور یعقوب علیہم الرحمۃ جو کہ تسلی پر ہیں  
 ہیں۔ اس کا شان نزول حق میں والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے۔  
 اس کا جواب یہ ہے کہ جمہور مفسرین بنا پر کہ تسلی بھی شان نزول والدین  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں لکھتے تفسیر مدارک اور جلالین و کبیر وغیرہ  
 میں شان نزول کفار مراد لئے ہیں۔ اور تفسیر حسینی میں شان نزول یہود و قرار  
 دیا ہے۔ اخطب المفسرین علامہ ابو السعود آفری الحنفی صاحب بیضاوی  
 کے خیال کی تردید بدیں طور پر کی ہے۔ حملہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 عن السَّوَالِ من حال ابویہ مالا یساعده النظم الکریم یعنی حمل کرنا بیضاوی  
 کا اس کو کہ اللہ تعالیٰ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کے استغفار  
 مانگ سے منع فرمایا اس جنس سے ہے۔ کہ نظم قرآن اس پر دلالت نہیں کرتا ہے۔  
 اور امام رازی تفسیر کبیر میں آیت مذکور کی شرح میں فرماتے ہیں دوی اندقال بیت  
 شعری ما فعل ابوی فتھی عن السَّوَالِ وھذہ الدراۃ یعییدہ انتھی ملخصاً  
 یعنی ایسا کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میرے والدین کے ساتھ کیا  
 ہوا میں نہیں جانتا ہوں پس اللہ نے اس آیت سے سوال کرنا منع کر دیا یہ روایت  
 بھی ہے۔ مضمون کلام الہی سے اور غیر معتبر ہے۔ وہ جو مسلم میں ہے۔ عن انس  
 رجلاً قتل یا رسول اللہ ابن ابی قال فی النار فلما کفی وعاء فقال ابن ابی و ابانک  
 فی النار لی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کا ٹھکانہ دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا دوزخ میں ہے۔ راوی نے کہا جب واپس ہوا وہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر کہا کہ میرا اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔ اس کا  
 جواب علماء کرام نے دو طور پر دیا ہے پہلا جواب یہ ہے۔ علامہ شہاب  
 نے نسیم الریاض شرح شفا ئے قاضی عیاض کے فصل الوجہ الخاس من وجہ

السب میں فرمایا حدیث مسلم ان ابی و ابانک فی النار راوی بابہ عمہ ابی طالب  
 کان العرب تسمی النعم ابائینے عرب کی عادت ہے۔ کہ چچا کو باپ کہتے ہیں۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی عادت پر اس حدیث میں اپنے چچا ابوطالب  
 کو باپ کہہ کر فرمایا کہ وہ تار میں ہیں ایسا ہی کہا امام جلال الدین سیوطی نے مسائل الخفائی  
 والدی المصطفیٰ میں دوسرا جواب ذیل میں آویگا۔ وہ جو حدیث مسلم میں ہے۔  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتہ کی اپنے ماں باپ کی پس روئے آپ  
 اور ساتھیوں کو رو لایا اور فرمایا کہ اجازت مانگے میں نے ماں باپ کی مغفرت کو  
 لئے دو ہزار ذن ملے اور زیارت کے لئے اذن ملا پس زیارت کرو قبروں کو و یاد  
 دلانے والی ہے۔ موت کو اس کا جواب یہ ہے کہ پیشتر کی احادیث سے عموماً  
 معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علیہ السلام تک ملین  
 ہیں اور یہ حدیث مع حدیث بالا اس کے تضاد وار دہوتی تو موافق تو احادیث  
 تطبیق و نیاز ضرور ہوا۔ اس کی تطبیق علماء نے دو طور سے دی ہے۔ پہلا  
 کہ امام سیوطی نے فرمایا الا حدیث وردت فی ان ابوی النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی النار کلھا مفسوۃ بالوحی فی ان اهل الفترة لا یعدون انھما  
 مفسوۃ ایضاً با حادث کو نصہ فی الجنتہ یعنی جو احادیث کہ وارد ہیں۔ اس  
 باب میں کہ ماں باپ حضرت کے تار میں ہیں۔ منوخ ہیں۔ قرآن سے کہ اہل  
 فترت کو عذاب نہیں یا منوخ ہیں ان احادیث سے جو ہفتی ہونے پر دلالت  
 کرتی ہیں۔ ایسا ہی امام ابن حجر کی اپنے رسالہ میں اور علامہ برزنجی اپنے رسالہ میں  
 اور دیگر علماء اپنے کتب میں لکھتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اخبار ہیں ان میں  
 نسخ نہیں ہوتا اس کا جواب یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح مسلم کی کتاب  
 الفضائل میں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ لم یضأ جو مسلم میں ہے۔ کہ آپ کو کسی نے غیر البر  
 ابراہیم علیہ السلام میں۔ اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ مجھے یونس بن یحییٰ سے اہما نہ کہو  
 مثل ان احادیث کے منوخ ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اخبار ہیں اور میں نے نہیں سنا



جواب یہ ہے کہ یہ اخبار اس طرح کے نہیں ہیں جس طرح کہ ضروریہ لازم آویں گے۔ کہ  
 ہمارے نئی پیغمبروں سے کم رہتے ہیں۔ اور وہ خلافت الہامیہ ہے۔ اور سرسبز ہے۔  
 علامہ حموی نے شرح اشباہ النظائر میں فرمایا ہے: "الجميع ما حاسل من ان الاجازة ان  
 هذه درجته حسانت له عليه الصلوة والسلام بعد ان تملك وان يكون الاصل  
 والایمان متاخرا عن ذلك فلا معارضة۔ یعنی جو حضرت زیدہ کے مشابہ  
 باسلام کے واسطے شرف و قبول امت کے بعد ہے۔ اور احوال روایت مسلم  
 کا آگے کا ہے۔ پس عدم اسلام کے آثار بیٹ مشدوخ ہیں۔ اور اسلام کے  
 احوال بیٹ ناسخ ہیں۔ ایسا ہی کیا علامہ شامی و اخبار حاشیہ درختار میں اور شاہ  
 عبدالحرمیہ دہلوی کی اپنے فتویٰ میں وہ جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ شرح فقہ اکبر میں فرمایا  
 ہے۔ "اجوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کا علی الکفر۔ یعنی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین انتقال پا گئے ہیں۔ اور کفر کے اس کے جواب  
 میں علماء و کرام کے بین مسلک میں پہلا مسلک یہ ہے۔ کہ شرح فقہ اکبر کے کئی نسخے  
 منتظر جمع کر کے دیکھے تو اکثر نسخوں میں عبارت بالانہیں۔ ہالی گئی معلوم ہوا کہ  
 رقم تاسین سے لکھی گئی ہے۔ امام صاحب سے نہیں جیسا کہ علامہ سیدہ تصنی حنفی  
 بدلیقہ الصغانی والدی المصطفیٰ میں اور امام ابن حجر مکی اپنی کتاب میں اور  
 علامہ سید محمد البرزنجی الدیانی اپنے رسائل میں و دیگر علماء اپنے کتب میں چنانچہ اب  
 ایک قلمی نسخہ شرح فقہ اکبر کا کتب خانہ میں مولوی جلیغہ اللہ صاحب المعروف بہ بدر  
 الدولہ صاحب مرحوم کے موجود ہے جس میں عبارت مذکور نہیں ہے۔ حالانکہ اس  
 پر شرح حضرت سید محمد حسینی بندہ نواز کی دور از قدس سرہ کے ملحق ہے۔ اس  
 میں بھی عبارت مذکور نہیں ہے۔ مسلک دوم یہ ہے کہ کہا علامہ برزنجی نے اپنے  
 رسالہ میں کہ شرح فقہ اکبر کے اکثر نسخوں میں الوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کا علی الکفر یا انہیں  
 جاتا بالفرض یا یا با و سے احتمال ہے کہ جاتا علی الکفر جو علم تاسین سے ماسہو  
 بیٹھ گیا اس کا یہ مطلب ہوا کہ انہیں انتقال پائے والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے اور کفر کے بلکہ اسلام پر رجعت کے مسئلہ سوم یہ کہ باوجود اثبات عبارت  
 مذکورہ عام سے اسلام الہامی کے معنی کو ہرگز نقل و منقول نہیں کیا گیا کہ یہاں مصنفات میں  
 یعنی مائتا علی زمین الکفر یعنی انتقال پائے کفر کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بیٹھ گئے تھے کے آگے جو زمانہ فترت تھا جیسا کہ کہا علامہ شامی و اخبار  
 حاشیہ درختار میں زمانہ فترت سے مراد دو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ  
 ہے۔ جو احکام علی سابق کے موقوف ہوئے جو لوگ گذر زمانہ فترت میں ہیں نیز و یک  
 جمہور شافعیہ و اکثر حنفیہ کے الہامی نجات سے ہیں۔ چنانچہ آیہ کریم و ماکن مسجدین  
 صلی نبی و رسول اسی پر مشعر ہے۔ اور علامہ سیدہ تصنی حنفی جیسی قادری زبیدی  
 حنفی صاحب عقود الجواب المینہ فی اولی مذہب الامام ابی حنیفہ نے حدیث  
 الصغانی والدی المصطفیٰ او الاقتصار لوالدی النبی المختار ان ہر دور سالوں میں  
 اسلام الہامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وہاں جلیغہ سے نہایت ثابت کر  
 دی ہے۔ ان ہر دور سالوں سے راقم نے بدلیقہ الصغانی والدی المصطفیٰ لکھا  
 کی ہے۔ اس میں علامہ قدس و تادہا امام المجتہدین و قدوة التابعین سراج الامم  
 کشف الغمہ حضرت امام الاعظم ابو حنیفہ النعمان اوام اللہ تابعہ فی روضۃ الجنان  
 وجعل بجدۃ سعادت الدارین و شیش السور و من ثم یجعل اللہ نوراً فالہ من نور رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کی کتاب شہرہ المودومہ فقہ اکبر کی عبارت بالانہیں خوب تصحیح کی ہے  
 اور علماء کرام و عرفاء عظام کے مشایخ کو موافق و اب علماء و طرفی فقہاء و زبیدی  
 رقم کی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود  
 اسلام الہامی شریفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں۔ شکر اللہ علیہ و نیز  
 علامہ سید محمد البرزنجی الدیانی نے اپنے رسالہ میں اس مقام پر خوب تفصیل کی ہے  
 اور امام صاحب کی عبارت بالاکا کی عمدہ تصحیح کی ہے۔ چنانچہ یہ تحریر و لہجہ میرے  
 پاس موجود ہے۔ فانظر اور شاہ عبدالحرمیہ دہلوی کا فتویٰ اس بارے میں ہے منظر  
 ہے۔ وہ جو علامہ قادری شرح فقہ اکبر و غیر وہی والدین شریف کے عدم اسلام



پر زور ماسے ہیں۔ اور خاص اس مضمون پر ایک مطلق رسالہ سمجھ و معنی لکھے اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی تحریر خاص نزدیک علماء کے اس مسئلہ میں قابل قبول نہیں حق یہ ہے کہ اس دعویٰ کو پائیدار ثبوت تک نہ پہنچا سکے غرض صحیح یہ ہے کہ ان کو اس مسئلہ میں غرض ہو گئی پس یہ سبب اس لیے ادبی کے جو جو مہزبن ان کو پہنچیں کتب میں مسمو رہیں۔ بد والا سفر شرح فقہ اکبر میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے مختصراً کہ لاندہ جزائے خیر دیوے ان لوگوں کو جو والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام پر گئے ہیں۔ اور وہ کئے مخالفت پر اس میں ابتداء ملا علی قاری کی زبرد کا ہے۔ اور علامہ سید محمد برزنجی نے اپنے رسالے میں لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کیا عمدہ کہے فقیہ محمد بن مرعشی رحمۃ اللہ ملا علی قاری کے حق میں کہ ان سے تعجب ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی تکفیر میں نحل اور قافیہ دار کلام بنار ایک رسالہ لکھے اغلب ہے کہ ہر اس کی سردی نے ان کے سر میں ہار کی جس سے ان کی عقل پریشان اور نکل ہو گئی۔ اور علامہ شیخ الاسلام حنفی محدث شرح صحیح بخاری کے چھٹوں جلد میں فرماتے ہیں۔ یہاں نہ صانع کیا اوقات تکفیر کو وہ شخص مراد اس سے ملا علی قاری ہیں۔ جو کفر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک رسالہ بنا یا اور علو ہمت اس مد علم نے خطیر میں خرچ کیا لغو ذبا لہ من الزیغ و الزل ومن مکابد النفس پناہ مانگتے ہیں بھگتی اور غرض اور مکابد نفس سے تم کلامہ ہرام الکلام ہیں مولانا عبد العزیز صاحب پرہاری تحریر کرتے ہیں کہ جب قاری نے شیخ الحدیثین رحمۃ اللعالمین کے والدین کی تکفیر میں رسالہ لکھا اور امام سیوطی کے بعض رسائل کا رد کئے اور اس نیت سے سوئے کہ صبح اسے ست تہر کر دینا۔ تو صبح کے اٹھنے ہی میر ہی سے پاؤں پھسلا اور ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسی شب شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی نے خواب میں دیکھا کہ ملا علی قاری کعبہ کی چھت پر چڑھ کر گر پڑے ہیں۔ اس کی تعبیر علامہ نے یوں کی کہ قاری کو یہ رنج و تعب بھی اہانت والدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچا افسوس ہے کہ قاری صاحب

یاد جو داس تنبیہ کے ہاں نہ آئے اور حیرات کر کے اس رسالہ کو علامہ ابن حجر مکی ہتھی کے پاس بھیجا ابن حجر مکی نے اس کے رد میں ایک بڑا لمبا چڑا رسالہ لکھا اور قاری صاحب اسی بیماری میں انتقال کر گئے۔ ایسا ہی لکھا ہے یہی علامہ مذکور نے اپنے رسالہ معجون الجواہر میں ابن ارحشاوی الخی مختصراً در علامۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر میں علامہ محمد بن فضل اللہ لکھتے ہیں کہ ملا علی قاری نے ایک رسالہ مستمل بر اساءت والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اگر یہ رسالہ نہ لکھا جاتا تو قاری کی تمام تالیفات و تصنیفات سے دنیا مملو ہو جاتی اور بعضوں نے کہا کہ ملا علی قاری نے اس مسئلہ سے آخر عمر میں رجوع کی اور اسلام آباد کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہوئے میں بارشاد الغنی مختصراً ماصل کلام وغایتہ المرام یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء اکرام آدم وحواء علیہما الصلوۃ والسلام سے حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک سلیب نہ ہوتا یا شریفہ و احادیث لطیفہ و اقوال نفیہ سے ثابت ہے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کو سعادۃ اللہ کفر و شرک و دوزخ سے نسبت کرنا غلط انداز ایمان ہے۔ کیونکہ ان کی تکریم و تعظیم لازم اور ہے۔ عظمیٰ شرفاً و عرام ہے۔ اور شفا کے قاضی عیاض میں ہے کہ سلطان عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رد و سلیمان بن سعد جو ان کا منشی تھا۔ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دمعۃ اللہ غیر مسلم تھے۔ سلطان عمر ابن العزیز بہت غصناک ہوئے اور اس کو کام سے نکال دئے۔ پس نسبت کرنا والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساقہ کفر و بدعتی کے باعث ابد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے۔ مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا باعث کفر و لعنت کے ہے علامہ قسطلانی موابہب القدیر میں اور شیخ عبد الحق دہلوی ما ثبت بالسنۃ میں لکھتے ہیں۔ والحدیث الحمد من من ذکرھا بما فیہ نقص فان ذلک قد یوقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان العرب جاورہ ذکرا لابی الشخص بما ینقصہ او منعت بوصفہ بد و ذلک الموصف بہ نقص تا ذی ولہ بد ذلک الخاطیۃ یعنی واجب



ہے۔ پر میرا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو کسی قسم کے عیب لگانے کے لیے نہ کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ سبب اس بات کے کہ عرف ہاری ہے کہ جب کسی آدمی کے دوہرہ اس کے والد کا عیب نہ کریں یا ایسی تعریف کریں کہ جس سے اہانت اس کے باپ کی نکلتی ہے۔ تو اس سے فرزند کو ملتے ہی ایذا پہنچتی ہے۔ اور اس کے ذیل میں امام قسطلانی نے کہا۔ ولا ریب ان اخذ علیہ السلام کفر بقتل فاعل ان لم یقتل عندنا یعنی اس میں شک نہیں کہ ایذا دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر ہے۔ قتل کیا ہوا ہو گا۔ ایذا دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک اگر تو بہ نہ کرے۔ دین بشرطیکہ احکام شریعت ہمارے ہوں اور امام سیوطی جنابک الحنفی والدی المصطفیٰ ہیں۔ در علامہ محمودی شروع الفیہ و انتظام میں اور علامہ برزنجی اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام

التمہۃ للکلیۃ عن عبد بن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النار فاجاب ما نہ معلوم بقولہ تعالیٰ ان النور فی اللہ و رسولہ احسنہم اللہ فی النبیاء و انہم و احدیہم عن ابیہم و ابیہم و لا ذی اعظم من ان یقال ابوہ فی النار ہے۔ امام قاضی ابو بکر بن العربی سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین ہاری ہیں۔ تو اس کا کیا حکم ہے۔ امام مذکور نے فرمایا وہ ملعون ہے۔ حکم اس آیت سے کہ تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو الجنتہ لعنت کرتا ہے۔ اللہ انہوں کو دنیا اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے۔ ان کو عذاب درد تک اس سے بڑھ کر کیا ایذا ہو گی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کو تادیب کیا جائے۔ اور رسول کو ہاتھ لگا دیا جائے۔ اس مرحوم اپنی کتاب بہشت بہشت میں جو مقبول خاص و عام ہے۔ اور خوش عشق سے مملو ہے۔ سو سال کے آگے اسلام آباد و اکرام کا فیصلہ کر دیئے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے لئے کافی دوانی ہے۔ وہ ابیات معظم ہیں۔

وہ نور بگت کا سرمایہ اٹلا کدور سل کا پیرایہ خوش اسما عروہ شرف

اجنب سستی اور عام طرف گرو بونگا وہ سب احوال تو بونا ہو دیگا یہ مقال

ہن آہتا ہوں میں کچھ بھل رکھ اس کو دل میں جی بول سب دوسرے شے کے اوردول

سب نانا کی دور ناسیاں حق ان کو زنا سر کھا تھا جن سب بیاد سستی لکھتے تھے من

تھے جو سخاوت میں یکستا تھے نفس شجاعت میں یکتا تھے علم و ادب میں بے ہمت

تھے سب و نسب میں بے پروا بھی فخر و فخر اور علم و حیا حق لطف و کرم بخشا تھا

ہر قرن میں وہ تھے سب کے رئیس سب لوگ تھے حق وہ تھے میں بھی تھے وہ سرور کے اہلاد

سب مومن مسلم اہل شاد تھے مومن پاکاں وہ سارے آسمان شرافت کے تالیف

اس بات سے کچھ مت کرک رکھ دل جیو کے اندر اس کو رکھ کوئی اس کے مخالف گروا

نومت کر اس کا کچھ پروا اگر آگاہ کوئی تکرار ہے اس حرف سے اس کے توبہ کر

گرد و اسے گر ہے قدرت یا ترک تو کر اس کی صحبت نزدیک عمر بن عبدعزیز

روسلطان اہل تہذیب تھی جس کی خلافت سے ولید ان چاروں خلفاء کی مانند

کوئی بے رنگ ہوا عید نہ کھنچیں تھا ایمان سے آگاہ وہ سلطان کر کے خوار اسکو

باہر اس کو کر آیا مجلس مو

فقیر نے یہ رسالہ جو بطور فتوے لکھا۔ تاکہ یہ اور ان اہل اس سے نفع عظیم پائیں اور سرور

جہان علی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء کرام و امہات عظام آدم و حوا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام سے حقیر عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما ایک مسلمان تھے۔ کہو کے اعتقاد و کرم میں

امید رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ جس اپنی کرم و عنایت سے اس

رسالہ کو قبول فرماویں اور اس فقیر کو جو آپ کے بند کا غلام و مراد ہو اسے یہ منظر

نور فرمادیں اور خاص اپنے فضل کے حمد و ثناء سے مستعد فرمادیں۔ جو بس سے


تالیف چہ عجیب کہ نواز نگہ دارا و تم بڑا نجواب و اندام و سبب الیہ المرجع و قباب

المرقوم ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵ فروری



٩١- في سنة ١٢٨٠ كتب بعد التضييق الذي اتي الى دولة الباري السكين السيد محمد علي  
انصار خان قادري الخفزي بجلوري اعلى المدرس في المدرسة العربية لاجل جمع العلوم اولا في  
في معسكر بجلوريمان الله عن الفقه والشريعة -  
بذل الجواب صحيح مطابق للاعتقاد اهل

السنة والجماعة كتيبه خادم الطلبة  
الامام في الخارج السيد شاه محمد  
عبد القدوس قادري المحمدي بنجلوي  
تألم المدرسة الجامع العلوم الواقعة في  
المسجد الجامع مع معسكر بنجلور.



بإجابته عن كتابه كتبه السيد محمد حسين  
خفي في جملته عن المتأخرين في عصره  
هذا الإجابة عن كتابه السيد حسن  
علاء الدين عن العبد -

بازگویی است صحیح با کتاب ذی القدر و ادب الالیه  
استهشامی است الاثم المفضی الیه شفاء محمد عبده  
مرزا قاسم قادری الحقی بنجلوری التخلیص فی تفسیر  
اندرین مورد است سرگازیت التماسیه بتفسیر  
نگاروبی پدید ضلع سیدک المتعلقه لحد راجع  
دکتر محمد علی الشریع الشریع

ہذا الجواب صحیح کتبہ السید محمود  
شاہ قادری الحنفی چن پتی۔  
ہذا الجواب صحیح کتبہ محمد عظیم الدین

عبدالرزاق شاہ قادری بن جمال محدث شاہ

فتویٰ علمائے کرام شاہجہان آباد

جامع جلیل فاضل غیبی جامع معقول و جاوی متغیول و متغیرین شریعت معین طریقت  
مخلص مبرا بامولوی سید محمد عبدالغفار شاہ صاحب فادری کھنئی بنگلوری اعلیٰ  
مدرسہ عربیہ جامع العلوم معسکری بنگلور نے جو یہ رسالہ جاریہ ترقی الی اسلام آباد

الہی کا ہے۔ فقیر نے من اولہ الی آخرہ مطالعہ کیا بیشک مولف علامہ تہ بہت محنت کی چنانچہ کتب سے اس مسئلہ کو مضامین شریفہ و مطالب عظیمہ سے مزین کیا ان کی کتب بینی و نفاقت علمی کا یہ ایک نمونہ ہے۔ مجھ کو امید تھی ہے کہ ان سے زیادہ حامید مسائل دینیہ و ترویج مطالب شرعیہ کی ہوگی اور سچو دینی۔ جزاء اللہ خیر الخیراء بیشک اس زمانہ میں اس رسالہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ جو کتابیں فی زمانہ مطبوع ہوتی ہیں۔ اس مسئلہ کا ذکر بہت کم ہے۔ اس مسئلہ کا رواج دنیا بہات و مزیاریات سے ہے جس سے شرافت عظمیٰ و نجابت کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہوتا ہے۔ مولف علامہ نے خوب کیا کہ اس کو آیات شریفہ معاد لال مطہرین ثبوت کی کے احادیث کرامہ و اقوال آئمہ عظام و علماء فہام سے اس کو مبرہن کر دیا اور معترضین کے اعتراض موافق داب علماء بلا طعن و تکلف نقل کر کے عمدہ طوڑ سے جواب دیا اور تشفی بخش اولہ سے ہر ایک ناظر کو مسرور و متبہج کیا اور مسلک تفصیل میں ناظر حکایات اور عمدہ روایات کو معتبر اور نایاب کتب سے نقل کر کے ثابت کر دیا کہ غشاد الہی جی بخار کا انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو باعزت کائنات و فخر موجودات ہیں من آدم وحوالی عبداللہ و آمنہ رضی اللہ عنہم یومنین و مسلمین و مرسلین کے ارحام طیبہ سے نقل کرتے ہوئے طیب اور طاہر ظاہر کرنا شرافت عظمیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر طاہر و چنانچہ جبریل علیہ السلام نے موافق حکم الہی شیف علیہ السلام سے یہی عہد نامہ لکھوانا اس مضمون پر مدلل ہے۔ فقیر اس تقریر کے مولف علامہ نے افضلیت خلفاء اربعہ موافق ترتیب خلافت جیسا کہ اعتقاد اہل سنت و جماعت ہے ثابت کر دی وہ کہ آدم علیہ السلام کی انکس شہادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور باقی چار انجلیوں میں خلفاء اربعہ کا نور منتقل ہونا اور تالیف سیکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے اطراف ان خلفاء اربعہ کے صورتیں ہونا یہ شہاد است صاف پکار رہی ہیں کہ فضیلت خلفاء اربعہ علی الترتیب موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت غشاد الہی ہے۔ اس میں چون جبر الکی قدرت نہیں الحاصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



کے تمام آباء کرام و اہل بیت عظام من آدم وحوالی عبد اللہ وآمنہ مومن مسلمان ہونا اولہ قویہ و  
برائین جلیہ سے ثابت و مبرہن ہے اہل سنت و جماعت کی یہی اعتقاد رکھنا چاہیے  
کہ اگر ہذا الفاضل شکر اللہ سعید عرب السکین خادم العلماء الہی بخش متوطن شاہجہان آباد۔

## فتویٰ علماء کرام مدراس

جمع آباد و اہل بیت آنجلب مقدس علیہ السلام کا جی و مومن تھے کما ذکرہ المحیب کتبہ  
محمود دکان ملہ ۱۲۸۹

خادم شریعت  
قائد  
عبد اللہ علاؤ  
دھاس

غلام رسول  
۱۳۱۰

یہ جواب موافق مذہب اہل سنت کے ہے۔ عبد اللہ دکان ملہ  
ابو بن شریعتین والیرین بحدین بلکہ جمع آباد و اہل بیت حضور اکرم سرور  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جی و مومن ہونا اہل سنت و جماعت کے پاس  
والاہل قویہ و اسانید معتبرہ سے ثابت ہے۔ اذ انکار یہ ہیں۔ جو فاضل  
محیب کے نقل کئے ہیں۔ جزا اللہ فی الجوارہ اس کے خلاف میں  
تحریر و تقریر کرنی منع ایمان و عدم محبت کی علامت ہے۔ کتبہ السکین غلام رسول  
عفی عنہ

## فتویٰ علماء کرام نوتہ ضلع راولپنڈی

المحیب مصیب - خادم اعلیٰ سلطان احمد - الجواب صحیح - غلام محمد مدرس مدرسہ دارالہدوم  
نوتہ ہذا ہوا الحق عندی  
محمد علی مدرس دوم  
مدرسہ العلوم نوتہ  
الجواب صحیح  
تاج محمود بہتم مدرسہ  
دارالعلوم نوتہ  
ہر جا کہ بگری احمد نوتہ  
ناظم مدرسہ دارالعلوم نوتہ

فتویٰ علماء کرام بریلی۔ بحمد اللہ والذیہ۔ رسالہ ہیبت ہی عمدہ اور خوب ہے  
بلکہ اپنے دستور میں تحریر کی جاتی ہیں۔ اس کا نام بالفاظ تاریخ در شمول الاسلام لاصول الکرام

محمدی صنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان  
عفی عنہ محمد بن مصطفیٰ الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد شاہ

محمد سلطان  
احمد خان

محمدی صنی قادری  
دولہ مولوی محمد رضا خان  
محمد حامد زمانا

محمد رضا خان قادری  
۱۳۱۳  
محمد عبدالرحمن عمر

فتویٰ علماء کرام بھیرہ علاقہ پنجاب۔ ہذا المسئلہ محققہ من العلماء الراغبین جمیع  
الآباء و الاہل بیت الہی الکریم الی آدم علیہ السلام من المؤمنین و اہل بیتہ المسلمین الی توہم خلافتہا من  
کما یسطہ فی التاريخ انھیں فی احوال النفس النفس للعلمائہ شیخ بن محمد دیار بکری و قالوا ان  
آذر عم الخلیل علی نبیہ علیہ السلام و استقام و ابوا و تاریخ من المسلمین و المؤمنین نور الشریعہ از ان  
مستقل من الساجدین فیکفی فی ہذا رسالۃ التبرکۃ الموسوم بہدایہ الی الی اسلام آباء الہی فلا شک  
ان مؤلفہ من الفاضلین العلماء اکابرین ایدہ اللہ تعالیٰ فی یوم الیقین بجزائہ الہی اصحابہ المتقین حررہ  
افقیہ عبدالقادر العزوف غلام قادر الحنفی مدرسہ و افتادری طریقہ قادریہ و طلالا ہوری قاسم  
فتویٰ علماء کرام عظیم آباد۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد سب مسلمان  
تھے علماء کرام کا اسی پر فتویٰ ہے۔ جیسا کہ فاضل ہذا نے لکھا ہے بکسر اللہ سرورہ العبد الذلیل محمد  
دجید الدعوہ غلام مدنی صنی الحنفی الفردوسی عفی عنہ ذنوبہ

فتویٰ علماء کرام حیدر آباد دکن۔ ہر جگہ حضرت جلیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
آباء کرام و اجداد عظام من آدم الی عبد اللہ علیہم اہل اسلام تھے اور یہی عقیدہ اہل سنت و الجماعت  
سبہ اور یہ بدلائل قویہ و براین حیدرہ ثابت ہے کہ علماء و محیب اس سلسلہ میں جو کہ اللہ فی الجوارہ حررہ  
العبد البید محمد بن حنفی افتادری الحیدر آبادی عفی عنہ  
ہذا الجواب صحیح

الجواب صحیح الہی بخش مدرسہ مدرسہ

ابو العالی آغا

رحمۃ اللہ علیہ  
۱۲۳۵

محمد شاہ  
محمد سلطان  
احمد خان



## ضمیمہ

فائدہ نفیسہ مخصوصہ از رسالہ شمول الاسلام لاصول رسول اکرام مصنفہ محمد مانہ

مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب  
عقرا اللہ

ظاہر عنوان پانچواں ہے۔ اور اسم آئینہ سنی الاسماء تنزل من السماء سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجے تو اچھی صورت اچھے نام کا بھیجے (برائے مسند و طبرانی فی الادب و ابیہ ابیہ ریحی اللہ تعالیٰ عنہ) نیز آپ فرماتے ہیں سیدین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔ (رواہ ابن عدی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ آپ اچھے نام کو دوست رکھتے (رواہ الامام احمد و الطبرانی و المعجم فی شرح السنہ) آپ بڑے نام کو بدل دیتے (ترمذی) جب کسی کا پرانا نام سننے اس سے بہتر بدل دیتے۔ (طبرانی) آپ جب کسی شہر میں تشریف لے جاتے اس کا نام دریافت فرماتے اگر خوش آتا مسرور ہو جاتے اور اس کا سرور روئے پر نور میں دکھائی دیتا اور اگر ناخوش آتا ناخوشی کا اثر روئے اطہر میں نظر آتا (رواہ ابو داؤد و بیہقی و حاکم و ترمذی) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مراعات الہیہ کے الطواف خفیہ دیکھو نہ آپ کے والد کا نام پاک عبد اللہ کہ افضل اسمائے اصناف ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں۔ (مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابیہ ابیہ ریحی اللہ عنہما)

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک آمنہ کہ امن و امان سے مشتق ہے۔ اور ایمان سے ہم اشتقاقی ہے۔

آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب شیبہ الحکم کہ اس پاک ستودہ مصدر سے

طیب و اطہر مشتق محمد و احمد و ابیہ ابیہ ریحی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کا اعلان تھا آپ کی جدہ ماجدہ نوادی، قاضیہ بنت عمرو بن عابد اس پاک نام کی خوبی اطہر من الشمس ہے۔ حدیث میں حضرت نبول زہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ تسمیہ یوں آئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انما سماہا قاضیہ لان اللہ تعالیٰ نے طیبہا و نجسہا من النار۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام قاضیہ اس لئے رکھا کہ اس سے اور اس سے حقیقت رکھنے والوں کو آگ و دوزخ سے آزاد فرمایا (رواہ الخطیب من ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

آپ کے نام و نسب جس کے معنی عطا و بخشش ان کا قبیلہ بنی زہر جس کا حاصل چمک و تابش ہے۔

آپ کی تانی صاحبہ زہراء یعنی نکوکار (سیرۃ ابن ہشام) یہ تو عام اصول ہیں۔ دودھ کی دھکی ملن اول تو یہ کہ ثواب سے ہم اشتقاقی ہے۔ اور اس فضیل الہی سے پوری بہرہ و۔

دودھ کی دھکی دوم حضرت علیہ نبوت عبد اللہ بن حارث از قبیلہ بنی سعد کہ سعادت و نیک طالعی ہے۔ شرف اسلام و صحابیت سے مشرف ہوئی۔ (دائخلفہ) تیسرے فی اشہات اسلام علیہ (امام مغلطائی) جب روز حنین حاضر بارگاہ بوٹی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور چھا کر بٹھایا (الاستیعاب عن عطاء بن یسار)

آپ کے رضاعی باپ حارث سعدی یہ بھی شرف اسلام و صحبت سے مشرف ہوئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں احد قہا عارث و ہم نام سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہم نام ہیں۔ (رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد و نسائی)

آپ کے رضاعی بھائی عبد اللہ سعدی یہ مشرف باسلام و صحبت ہوئے۔

(ابن سعد)

آپ کی رضاعی بڑی بہن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھکیں کھلائیں سینے پر لٹا کر دھاتی



اشعار عرض کرتیں سلامتی سلاٹے وہ بھی حضور کی ماں کہلا لیں۔ بیجا سعدیہ یعنی نشان  
والی علامت والی جو دور سے چمکے یہ بھی مشرف ہاسلام و صحابہ بیت ہوئیں۔ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا حضرت علیہ حضور کو گود میں لئے راہ ہیں جاتی تھیں۔ تین نوجوان  
کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھائی صورت دیکھی جوش محبت سے اپنی پستانیں  
وہیں اقدس میں رکھیں تینوں کے دودھ اتر آیا تینوں ہاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔  
جس کے معنی زن شریفہ رئیسہ کریمہ سرا پا عطر اکو دینوں قبیلہ نبی سلیم سے تھیں۔  
کہ سلامت سے مشتق ہے۔ اور اسلام سے ہم اشتقاق ہے راہ بن عبد البیر فی  
الاستیعاب بعض علماء نے حدیث راہ بن النواہک من سلیم کو اسی معنی پر  
محمول کیا لاسمیل، اقول: کسی نبی نے کوئی ایسی برکت اور کرامت نہ پائی کہ ہمارے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل بلکہ اس سے بڑھ کر عطا نہ ہوئی یہ اس سربے کی تکمیل  
تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ نے کنواری بتول کے پیٹ سے بے باپ کے  
پیدا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے متین عقیقہ لڑکیوں کے پستان میں دودھ پیدا  
فرما دیا مع آنچہ غواہاں ہمہ دارند تو تمہا واری صلی اللہ علیہ وسلم امام ابو بکر ابن العربی فرماتے  
ہیں۔ لم ترضعہ مرصعۃ الاسکت یہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غنی بیویوں نے دودھ پلایا  
سب اسلام لائیں۔ ذکر ہونے کا یہ سرخ المریدین بھلا یہ تو دودھ پلانا تھا۔ کہ انہیں بھی  
بیزمیت ہے۔ آپ کی مرصعہ کا نام پاک برکت اور ام المین رضی اللہ عنہا کنیت کہ یہ بھی امین و  
برکت و راستی و قوت یہ اہل صحابیات سے ہوئیں۔ یہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فرماتے انت  
امی بعد امی تم میری ماں کے بعد میری ماں ہو۔ راہ ہجرت میں انہیں پیاس لگی۔ آسمان سے  
نورانی رسی میں ایک ڈول اترا پی کر سیراب ہوئیں پھر کبھی پیاس نہ معلوم ہوئی۔ سخت  
گرمی میں رونے لگیں اور پیاس نہ ہوتی۔ دروداہ ابن سعد اپنا ہوتے وقت جنہوں  
نے آپ کو اپنے ہاتھوں پر لیا ان کا نام پاک لکھتے شفا و رولہ التیم یہ حضرت عبدالرحمن کی والدہ اور صحابہ جلیلہ  
ہیں اور ایک بی بی جو قتل لاوت جائز تھیں۔ عالم ربنا عبد اللہ نقیبہ بھی صحابیہ ہیں معنی اللہ تعالیٰ عنہا نظر انہیں  
چاہئے کہ ان پاک ناموں کا اجتماع الفانی بلکہ عاقبتی ہے جان کر ایم رکھے پھر تمام خواجہ کہ ہواں پاک کو جسے نام  
ہوئی بچاؤ کرے گا اولوں یعنی کفر شرک لوگوں نہ محفوظ رکھیں گا۔ عاتکہ اللہ دانیان مسلمان کھلا یاں